سوال

کیا کچھ مہر عقد نکاح کے وقت اور کچھ بعد میں ادا کیا جا سکتا ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ور غیر معجل دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ کچھ معجل ادا کر دیا جائے اور کچھ غیر معجل ہو، جس پر خاوند اور بیوی متفق ہوں اس طرح ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"پورا مہر معجل اور غیر معجل اور کچھ معجل اور کچھ غیر معجل ادا کرنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ معاوضہ ہے اس لیے باقی قیمت کی طرح یہ بھی جائز ہو گا" انتہی

ی (169/7).

یل عرصہ اور صدیوں سے لوگ اسی پر عمل کر رہے ہیں اور یہی رواج ہے.

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

م مہر لکھا نہیں کرتے تھے؛ کیونکہ وہ شادی کے وقت ہی مہر ادا کر دیا کرتے تھے مہر مؤخر نہیں، اور اگر مؤخر کرتے تو یہ بھی معروف ہوتا، لہذا جب لوگ مہر مؤخر پر شادیاں کرنے لگے اور طویل عرصہ تک مؤخر ہوتا تو یہ بھول جاتے اس لیے مہر مؤخر لکھا جانے لگا، اور یہ مہر کے ثبوت کے لیے ایک حجت و دلیل ب

ی (131/32).

یخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

عقد نکاح یا مہر مقرر کرتے وقت عورت کے لیے اپنا مہر قبضہ میں کرنا ضروری ہے، یا کہ صرف مقرر کر کے شادی کے بعد تک مہر مؤخر کرنا جائز ہے ؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

س میں خاوند اور بیوی یا پھر خاوند اور بیوی کے ولی کے مابین جو اتفاق ہوا ہو اس پر عمل کیا جائیگا؛ مہر معجل یا غیر معجل میں سے وہ جس پر بھی متفق ہوں اس میں کوئی حرج نہیں؛ الحمد للہ اس معاملہ میں وسعت پائی جاتی ہے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں"

ر ایک روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا جو شرطیں وفا کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں؛ وہ شرطیں ہیں جن سے تم شرمگاہیں حلال کرتے ہو"

ی لیے جب فریقین مہر معجل یا غیر معجل یا پھر کچھ معجل اور کچھ غیر معجل پر اتفاق ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن سنت یہی ہے کہ عقد نکاح کے وقت کچھ مہر کا نام لیا جائے؛ اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

تم اپنے مالوں کے ساتھ تلاش کرو اور چاہو.

سے کچھ نہ کچھ کا ذکر ضرور کرے، اگر کچھ ذکر کرتا ہے تو یہ بہتر ہے، اور اگر وہ مہر مؤخر یعنی بعد میں ادا کرنے کا کہے اور آپس میں مہر کا علم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ یا پھر آدھا یا تیسرا یا چوتھا حصہ معجل اور باقی غیر معجل و تو بھی کوئی حرج نہیں، الحمد للہ اس میں وسعت پائی جاتی ہے" انتہی

ز (90،89/21).

ور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا عورت کا مہر مؤخر کیا جا سکتا ہے ؟ اور کیا یہ مرد کے ذمہ قرض ہے جس کی ادائیگی لازم ہو گی ؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

نی مؤخر کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں، چنانچہ جب مرد سارا مہر یا کچھ حصہ مؤخر ادا کرنے کی شرط رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس کا وقت متعین کر دیا گیا تو پھر وقت آنے پر ادائیگی کرنا ہو گی، اور اگر وقت مقرر نہیں کیا گیا تو پھر طلاق یا فسخ نکاح کی صورت میں علیحدگی ہو جانے یا موت واقع ہونے

ر مؤخر خاوند کے ذمہ قرض ہے زندگی میں وقت آنے پر اس کی ادائیگی لازم ہے، اور اسی طرح موت کی صورت میں بھی سارے قرض کی طرح اس کی بھی ادائیگی کی جائیگی" انتہی

ی (1368/13).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

131069